21413 ـ طلاق كے متعلق سوالات

سوال

1 ـ يورپ ميں جو عليحدگی معروف ہے كيا وہ اسلام ميں جائز ہے ؟
ايك مسلمان شخص اور اس كی بيوی يورپ ميں اپنے بچوں سميت رہائش پذير ہيں، اور حقيقی طور پر طلاق كا سوچ رہے ہيں، ايك شخص نے ان كو تجويز دی كہ پہلے وہ دونوں عليحدہ ہو جائيں خاوند قريب ہی كہيں دوسری جگہ رہائش اختيار كر لے، اس ليے كہ ابھی وہ دونوں شادی كے بندھن ميں ہيں اس ليے ا سكا كسی بھی وقت گھر آنے ميں كوئی مشكل نہيں ہوگی، اور اس طرح وہ اپنے خاندان پر ہر اعتبار سے خرچ بھی كر سكے گا.
2 ـ پہلی طلاق كی عدت كب ختم ہو گی ؟ آيا تيسرا حيض ختم ہونے كے بعد يا كہ چھوتھا حيض شروع ہونے كے وقت ؟
3 ـ عدت كے دوران عورت كيا كچھ كر سكتی ہے، جو طلاق پر اثرانداز نہ ہو، مجھے يہ علم ہے كہ جنسی تعلقات قائم كرنے تو اثرانداز ہوتے ہيں، ليكن بوس و كنار كے بارہ ميں كيا حكم ہے آيا يہ بھی اثرانداز ہوتا ہے يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اما بعد:

پہلے سوال كا جواب تو حالت مختلف ہونے كی بنا پر جواب بھی مخلتف ہوگا:

چنانچہ اگر اس فعل سے مراد تعلقات ميں جو خرابی پيدا ہوئی ہے اس كی حدت ميں كمی كرنا ہے، اور اس كے بعد حالات صحيح ہونے كی صورت ميں دوبارہ واپس آ جائے يا پھر وہ ايك دوسرے سے دور رہنے كا تجربہ كرنا چاہتے ہيں كہ اس كے نتيجہ ميں ان پر اور اولاد پر كيا اثرات پڑتے ہيں تا كہ كوئی فيصلہ كرنے ميں ممد و معاون ثابت ہوں، اور وہ اس مؤقت دوری پر راضی ہوں تو اس ميں كوئی حرج نہيں.

ليكن اگر انہوں نے يہ فيصلہ اور ايك دوسرے سے عليحدگی بغير طلاق كے كيا ہے تو كہا جائيگا كہ: اس عليحدگی كی بنا پر عورت كا جو حق فوت ہو رہا ہے اگر عورت اس سے دستبردار ہو جاتی ہے، اور خاوند بھی اس كے حقوق سے دستبردار ہو جاتا ہے، اور وہ ديكھتے ہيں كہ ان دونوں اور بچوں كی مصلحت بھی اسی ميں ہے، اور پھر جہاں عورت اور اس كی اولاد رہتی ہے وہ پرامن ہے ضائع ہونے كا كوئی خدشہ نہيں تو پھر ان شروط كے ساتھ جائز ہے.

لیکن اگر عورت معاشرت زوجیت کی محتاج ہے، اور خاوند اسے نہیں کرنا چاہتا، یا پھر یہ خدشہ ہو کہ اس سے کوئی ایسی چیز پیدا ہو جائیگی جس سے عورت کی عفت و عصمت میں شك پیدا کر دیگی اور اس طرح کا کوئی سبب ہو تو وہ اسے طلاق دے دے، اور اپنی اولاد کے اخراجات برداشت کرتا رہے.

واللہ اعلم.

دوسرا سوال:

اس مطلقہ عورت کی عدت جسے حیض آتا ہو، اور خاوند نے اس سے دخول بھی کیا ہو اور وہ حاملہ نہ ہو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

اکثر اہل جن میں معاصر علماء مثلا شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں نے راجح یہی قرار دیا ہے کہ تین حیض ختم ہونے سے عدت ختم ہو جائیگی، لہذا جیسے ہی تیسرا حیض ختم ہوا اس کی عدت ختم ہو جائیگی.

کبار صحابہ کرام مثلا عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول یہی ہے، اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ابو بکر اور ابو موسی رضی اللہ عنہم وغیرہ سے یہی نقل کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 310) اور فتاوی الطلاق فضیلۃ الشیخ ابن باز (193) اور جامع احکام النساء (4 / 243).

تیسرا سوال:

رجعی طلاق والی عورت کے لیے اپنے خاوند کے سامنے آنا اور اس کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا اور خوشبو وغیرہ لگانا جائز ہے، اور اسے خاوند سے بات چیت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھنا اور ہر کام کرنا جائز ہے صرف جماع یا جماع کے دواعی کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ تو رجوع کے وقت ہوتے ہیں "

الشیخ ابن عثیمین.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 310).

اس لیے اگر خاوند نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنے ساتھ لگایا اور اس میں وہ رجوع کی نیت رکھتا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے رجوع صحیح ہے، اور اگر رجوع کی نیت نہ رکھے تو پھر بعض علماء کرام اسے جائز سمجھتے ہیں کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، لیکن اس سے رجوع حاصل نہیں ہوگا.

اور بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ بوس و کنار اور اپنے ساتھ لگانا وغیرہ جماع کے دوسرے ابتدائی کام کرنے سے اگر وہ رجوع کی نیت نہیں رکھتا تو گنہگار ہوگا.

اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا اسی وقت کرے جب رجوع کرنے کی تصریح کر لے، مثلا وہ اپنی بیوی کو کہے میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، اور اس پر دو مسلمان گواہ بھی بنائے اور ان کے سامنے کہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی فلاں بیوی سے رجوع کر لیا ہے، پھر مباح کام میں سے جو چاہے کر لے "

دیکھیں: سبل السلام (2 / 267).

واللہ اعلم .